مولای صل وسلم دائما ابدا

درس حدیث

علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین ۔

فقر بھی ، سخاوت بھی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب ِرسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ ! اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کرتے میرے پاس (ایک دفعہ) ایک فرشتہ آیا اُس کی کمر (بھی) ایسی (بڑی نظر آرہی) تھی جیسے کعبہ شریف کے برابر ہو، وہ کہنے لگا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کو سلامتی کا پیغام بھیجا ہے اور یہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو ''نبی عبد'' رہو اور اگر چاہو تو ''نبی بادشاہ'' ہو جاؤ، میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ اپنے آپ کو متواضع رکھیں ۔[1]

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا کہ میرے سامنے پروردگار نے یہ چیز پیش فرمائی کہ بطحا کا سارا علاقہ آپ کے لیے سونا بنا دُوں، میں نے عرض کیا اے پروردگار ! میں تو وہ زندگی چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور دوسرے دن نہ کھاؤں اور بھوکا رہوں تا کہ بھوک کے وقت تیرے سامنے گڑگڑاؤں اور تجھے یاد کروں اور جب سیر ہوں تو تیری حمد (تعریف) بیان کروں ۔[2]

---

[1] مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۵۸۳۵ [2] مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۵۱۹۰

آقائے نامدار ﷺ نے اپنے لیے وہ زندگی پسند فرمائی جو ہر انسان اختیار کر سکتا ہے، فقیر و امیر یکساں طور پر ایسی زندگی کو اپنا سکتے ہیں، اگر کوئی غریب ہے پاس کچھ نہیں خالی پیٹ ہے تو وہ بارگاہِ خداوندی میں گڑگڑائے اُسی سے رزق طلب کرے اُسی کے سامنے اپنی حاجات پیش کرے اُسی پر نظر رکھے غیروں کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرے، ایسا کرنے سے ثواب ملے گا اس لیے کہ یہ سنت ہے اور اگر کوئی مالدار ہے تو کھا کر حق تعالیٰ کا شکر ادا کرے جیسا آقائے دوعالم ﷺ نے بتلایا ہے بلکہ مالدار تو دونوں طرح عمل کر سکتا ہے کیونکہ بھوکا رہنا اور پیٹ بھرنا اُس کے اختیار میں ہے، ایک دن سیر ہو کر کھائے اور شکر کرے دوسرے دن بھوکا رہ کر عاجزی اور اللہ کو یاد کرے۔ اگر نبی اکرم ﷺ وہ طریق اختیار کرتے جو متمول کر سکتے ہیں تو پھر سب کے لیے سنت پر عمل مشکل ہو جاتا مگر آپ نے وہ طریق اختیار کیا جس پر شاہ بھی عمل کر سکتا ہے اور گدا بھی۔ حقیقت یہ ہے کہ آقائے نامدار ﷺ کی نظر میں دنیاوی مال و اسباب کی کوئی وقعت نہ تھی آپ نے اپنے صحابہ اور پوری اُمت کو دنیا کی محبت سے منع فرمایا ہے۔ آپ کے پاس جو کچھ آتا وہ راہِ خدا میں خرچ فرما دیتے اس طرح عملاً اس کی ترغیب دیتے رہے اپنے پاس جمع نہ رکھتے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے آکر سوال کیا کہ مجھے اتنی بکریاں دے دو کہ دونوں پہاڑوں کے درمیان آجائیں (ظاہر ہے کہ پہاڑیاں کتنی ہی قریب کیوں نہ ہوں مگر اُن کے درمیان بہت بکریاں آئیں گی) آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ اِس کو اتنی بکریاں دے دو، سائل اتنی ہی بکریاں لے گیا اور جا کر اپنی قوم سے کہنے لگا کہ تم سب مسلمان ہو جاؤ (حضرت) محمد (ﷺ) اتنا دیتے ہیں کہ فقر کا اندیشہ تک نہیں ہے [1] یعنی اگر کوئی بادشاہ بھی ہو تو اُس کو بھی یہ خیال ضرور آئے گا کہ میرے خزانوں میں کبھی کمی آجائے گی مگر آپ اتنا دیتے ہیں کہ کمی کا کوئی خدشہ ہی نہیں ہے اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا۔

آپ نے اپنے محبوب صحابی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا بلال رضی اللہ عنہ ! خرچ کرتے رہو عرش والے سے یہ خیال نہ کرو کہ کمی آجائے گی۔

آپ کی ازواجِ مطہرات کا بھی یہی حال تھا کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ ان کو سال بھر کے خرچ کے لیے عنایت فرماتے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتیں، نہ ملتا تو صبر کرتیں ملتا تو شکر کرتیں۔

آخر دنوں میں آپ کے پاس کافی مال آنے لگا تھا تو آپ نے اعلان فرمادیا کہ جو مقروض مرے اُس کا قرض میں ادا کروں گا مگر ساتھ ہی اپنا یہ حال تھا کہ کئی کئی دن گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔

ایک دن گھر میں کافی گوشت آیا جنابِ رسول اللہ ﷺ کو اِس کا علم تھا، جب گھر میں تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ کچھ بچا ہوا ہے ؟ عرض کیا گیا کہ سب راہِ خدا میں تقسیم کر دیا گیا سوائے ایک ذراع (دست بونگ) کے کچھ نہیں بچا۔ آقائے نامدار ﷺ خفا نہیں ہوئے بلکہ ایک عجیب جملہ ارشاد فرمایا جو ہر مسلمان کو سامنے رکھنا چاہیے کہ ''سب بچا ہوا ہے سوائے ایک ذراع کے'' یعنی جو کچھ تم نے راہِ خدا میں دے دیا حقیقتاً وہی بچا ہے وہی ہمیں آخرت میں ملے گا اور جو بچا ہوا نظر آرہا ہے وہ تو اب ہم کھالیں گے اور خرچ ہو جائے گا۔ غور فرمائیں تعلیم و تربیت کا کیا نفیس انداز تھا اور یہ کہ ہر وقت ہر موقع پر آپ تعلیم و تربیت فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اتباعِ سنت اور آپ کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۶ر فروری ۱۹۶۸ء)